12

حضرت ذوالقرنین علیہ السلام کے حالات

تاریخ انبیاء

page is left blank intentionally

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تاریخ انبیاءؑ

جلد۔۱۲

تحریر **حیدر رضا** ولد **ابو جعفر** (مرحوم)

رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡحِسَابُ ﴿۴۱﴾

ترجمہ، اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو
اور مومنوں کی مغفرت کیجیو۔ (سورۃ ابراہیم۔۴۱)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر تمام مرحوم مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہدا، لاوارث مرحومین، میرے تمام آباؤ واجداد اور بالخصوص نیچے دیئے ہوئے ناموں کی روح کو ایصال فرمائیں، شکریہ

ابو جعفر ولد علی محمد

کنیز سیدہ بنت علی سجاد

حسن جعفر ولد ابو جعفر

اشرف علی ولد محمد علی

محمد شبیر ولد غلام اکبر

بلقیس بانو بنت علی محمد

وَاخۡفِضۡ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَةِ وَقُلۡ رَّبِّ ارۡحَمۡهُمَا
كَمَا رَبَّيٰنِىۡ صَغِيۡرًا ﴿۲۴﴾

ترجمہ، اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے پروردگار جیسا انھوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی ان (کے حال) پر رحمت فرما۔ (بنی اسرائیل ۲۴)

"شجرِ طیبہ اور شجرِ خبیثہ"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۲۲۔ فروری، ۲۰۲۴

"صراطِ مُستقیم"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۹۔ اپریل، ۲۰۲۴

"تاریخ انبیاءؑ"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۴۔ جولائی، ۲۰۲۰

"حق و باطل کے راستے"

ایڈیشن : اوّل

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔ ۲۰۰۷

"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔ ۲۰۰۹

ایڈیشن : اوّل

سالِ طبع : مارچ۔ ۲۰۱۰

مطبع : سندھیکا پرنٹرز

انگلش ترجمہ اور ویب ڈیزائن

ترجمہ اور ڈیزائن : عارف رضا۔ ہانی رضا۔ محمد رضا

ویب سائٹ : https://yk-shia.com/books
https://play.google.com/store/books/author?id=Hyder+Raza

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۱	تقریظ	
۲	انبیاءؑ کی تعداد اور اُن کے اُوصیاء	جلد۔۱
۳	صفات و معجزات، صحف انبیاءؑ اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۴	اُولوالعزم کے معنی، انبیائے اُولوالعزم اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۵	نبی و رُسولؐ کے معنی اور عصمت انبیاءؑ	جلد۔۱
۶	حضرت آدم علیہ السّلام اور بی بی حوّا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲
۷	حضرت ہابیل علیہ السّلام اور قابیل کے حالات	جلد۔۳
۸	حضرت شیث علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۴
۹	حضرت ادریس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۵
۱۰	حضرت نوح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۶
۱۱	حضرت ہود علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۷
۱۲	حضرت صالح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۸
۱۳	حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۹
۱۴	حضرت اسمٰعیل و اسحٰق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۰
۱۵	حضرت لُوط علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۱
۱۶	حضرت ذوالقرنین علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۲
۱۷	حضرت یعقوب اور یوسف علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۳
۱۸	حضرت ایّوب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۴
۱۹	حضرت شعیب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۵
۲۰	حضرت موسٰی اور ہارون علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۶
۲۱	حضرت موسٰی اور خضر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۷
۲۲	حضرت حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۸
۲۳	حضرت الیاسؑ، الیسعؑ اور الیا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۹

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۲۴	حضرت اسمٰعیل بن حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۰
۲۵	حضرت ذوالکفل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۱
۲۶	حضرت لقمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۲
۲۷	حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام اور طالوت وجالوت کے حالات	جلد۔۲۳
۲۸	حضرت داؤد علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۴
۲۹	اصحاب سبت کے حالات	جلد۔۲۵
۳۰	حضرت سلیمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۶
۳۱	قوم سبا اور اہل ثرثار کے حالات	جلد۔۲۷
۳۲	ہاروت وماروت کے حالات	جلد۔۲۸
۳۲	حنظلہ اور اصحاب رس کے حالات	جلد۔۲۹
۳۳	حضرت شعیا اور حضرت حیقوق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۰
۳۴	حضرت زکّریا و یحییٰ علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۱
۳۵	حضرت عیسےٰ اور بی بی مریم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۲
۳۶	حضرت ارمیاؑ، دانیالؑ اور عزیر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۳
۳۷	حضرت یونسؑ بن متی اور انکے پدر بزوگوار علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۴
۳۸	اصحاب کہف ورقیم کے حالات	جلد۔۳۵
۳۹	اصحاب اخدود کے حالات	جلد۔۳۶
۴۰	حضرت جرجیس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۷
۴۱	حضرت خالد بن سنان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۸
۴۲	حضرت محمد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے حالات	جلد۔۳۹
۴۳	اُن پیغمبروں کے حالات جن کے ناموں کی تصریح نہیں ہے	جلد۔۴۰
۴۴	بعض بادشاہان زمین کے حالات	جلد۔۴۱
۴۵	بنی اسرائیل اور ان کے علاوہ غیر پیغمبروں کے حالات نادرہ وعجیبہ	جلد۔۴۲

تقریظ

الحمدللہ، پچھلی کتابوں کی طرح جیسے **"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"**، **"حق و باطل کے راستے"**، **"صراطِ مستقیم"** اور **"شجرِ طیبہ شجرِ خبیثہ"** جیسی کامیاب کتابیں تحریر کرنے کے بعد، عوام کی حوصلہ افزائی اور اللہ تعالیٰ کی توفیقات سے ایک اور کاوش **"تاریخ انبیاؑء"** جو کے **"۴۲ جلدوں"** پر مشتمل ہیں حاضر خدمت ہے۔ اس کتاب میں تمام واقعات علامہ محمّد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی کتاب "حیات القلوب" سے لیے گئے ہیں۔ میں نے صرف اتنی کوشش کی ہے کہ انبیاؑء اکرام کی زندگی کے احوال جو کہ قرآن میں بھی بیان ہو چکے ہیں ان کو اور علامہ کی کتاب کے واقعات کو ایک جگہ کیا جائے، ساتھ ہی یہ بھی کوشش کی ہے کہ ان واقعات کو انتہائی مختصر اور آسان لفظوں میں بیان کیا جائے تاکہ اس کتاب سے ہر طبقۂ فکر اور ہر عمر کے لوگ بالخصوص بچے بھی مستفید ہو سکیں اور انبیاؑء کی زندگی سے نصیحت حاصل کر سکیں۔ اگر کسی کو ان واقعے کی مکمل تفصیل یا کسی واقعہ کا حوالہ مقصود ہو، تو علامہ کی کتاب حیات القلوب سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اس کتاب میں یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ تاریخ انبیاؑء اور ان کے احوال زندگی کو اس طرح بیان کیا جائے کہ ایک عام شخص تمام انبیاؑء کے بارے میں باخوبی جان سکے اور ساتھ ہی یہ بھی جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے منتخب نمائندوں نے اعلیٰ مقام اور فضیلت رکھنے کہ باوجود کس کس طرح کے امتحانات کا سامنا کیا، اور کم و بیش تمام انبیاء نے سخت امتحان دیے اور ان پر صبر کیا۔ اس کتاب سے یہ بھی سبق حاصل کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنے نیک بندوں کو ہی امتحانات میں مبتلا کرتا ہے، جب کوئی ان امتحانات پر صبر سے کام لیتا ہے تو کامیابی اس کا مقدر بنتی ہے، اور پھر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کامیابی سے نواز کر اعلیٰ مقام پر فائز کرتا ہے۔ انشاءاللہ، یہ کتاب بھی میری پچھلی کتابوں کی طرح آپ کے لیے مفید ثابت ہوگی اور آپ کے علم و یقین میں بھی اضافے کا باعث بنے گی۔ اس کوشش میں اگر میری طرف سے کسی قسم کی کوئی غلطی ہوئی ہو تو میں اپنے اللہ سے معافی کا طلبگار ہوتے ہوئے آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ مجھے ضرور اطلاع کریں، میں آپ کا شکر گزار ہو نگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح راستے پر قائم رکھے اور دین کی صحیح معرفت عطا فرما کر عمل کی توفق فرمائیں، آمین

تحریر: حیدر رضا ولد ابو جعفر (مرحوم)

رابطہ ای میل: hyderraza@yahoo.com

حوالے : قرآن کا اردو ترجمہ یہاں سے لیے گئے ہیں: http://cityislam.com/quran.htm

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ
نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِمْ فِعْلَ
الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿٧٣﴾ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّ
نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿٧٤﴾ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ
رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ
مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ
فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ
وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿٧٨﴾ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۫ وَّسَخَّرْنَا مَعَ
دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ
مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ
الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿٨١﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ
عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ
الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ
عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَ
اَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ
نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَزَكَرِيَّاۤ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ
رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٨٩﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۫ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ
زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿٩٠﴾
وَالَّتِيْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩١﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ
اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٩٢﴾

ترجمہ، شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اور ابراہیم اور لوط کو اس سرزمین کی طرف بچا نکالا جس میں ہم نے اہل عالم کے لئے برکت رکھی تھی ﴿۷۱﴾ اور ہم
نے ابراہیم کو اسحق عطا کئے۔ اور مستزاد برآں یعقوب۔ اور سب کو نیک بخت کیا ﴿۷۲﴾ اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے
حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم بھیجا۔ اور وہ ہماری عبادت کیا
کرتے تھے ﴿۷۳﴾ اور لوط جب ان کو ہم نے حکم (یعنی حکمت و نبوت) اور علم بخشا اور اس بستی سے جہاں کے لوگ
گندے کام کیا کرتے تھے۔ بچا نکالا۔ بے شک وہ برے اور بد کردار لوگ تھے ﴿۷۴﴾ اور انہیں اپنی رحمت کے (محل
میں) داخل کیا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ نیک بختوں میں تھے ﴿۷۵﴾ اور نوح جب (اس سے) پیشتر انہوں نے ہم کو پکارا
تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اور ان کے ساتھیوں کو بڑی گھبراہٹ سے نجات دی ﴿۷۶﴾ اور جو لوگ
ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے ان پر نصرت بخشی۔ وہ بے شک برے لوگ تھے سو ہم نے ان سب کو غرق کر دیا
﴿۷۷﴾ اور داؤد اور سلیمان جب وہ ایک کھیتی کا مقدمہ فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئی
(اور اسے روند گئی) تھیں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت موجود تھے ﴿۷۸﴾ تو ہم نے فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا۔ اور ہم
نے دونوں کو حکم (یعنی حکمت و نبوت) اور علم بخشا تھا۔ اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد کا مسخر کر دیا تھا کہ ان کے ساتھ تسبیح
کرتے تھے اور جانوروں کو بھی (مسخر کر دیا تھا اور ہم ہی ایسا) کرنے والے تھے ﴿۷۹﴾ اور ہم نے تمہارے لئے ان کو
ایک (طرح) کا لباس بنانا بھی سکھا دیا تاکہ تم کو لڑائی (کے ضرر) سے بچائے۔ پس تم کو شکر گزار ہونا چاہیئے ﴿۸۰﴾ اور
ہم نے تیز ہوا سلیمان کے تابع (فرمان) کر دی تھی جو ان کے حکم سے اس ملک میں چلتی تھی جس میں ہم نے برکت
دی تھی (یعنی شام) اور ہم ہر چیز سے خبردار ہیں ﴿۸۱﴾ اور دیوؤں (کی جماعت کو بھی ان کے تابع کر دیا تھا کہ ان) میں
سے بعض ان کے لئے غوطے مارتے تھے اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے اور ہم ان کے نگہبان تھے ﴿۸۲﴾ اور
ایوب کو جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے
﴿۸۳﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کر لی اور جو ان کو تکلیف تھی وہ دور کر دی اور ان کو بال بچے بھی عطا فرمائے اور اپنی
مہربانی کے ساتھ اتنے ہی اور (بخشے) اور عبادت کرنے والوں کے لئے (یہ) نصیحت ہے ﴿۸۴﴾ اور اسمٰعیل اور
ادریس اور ذوالکفل یہ سب صبر کرنے والے تھے ﴿۸۵﴾ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ نیکوکار
تھے ﴿۸۶﴾ اور ذوالنون جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر
قابو نہیں پا سکیں گے۔ آخر اندھیرے میں پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (اور) بے شک میں
قصوروار ہوں ﴿۸۷﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کر لی اور ان کو غم سے نجات بخشی۔ اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح
نجات دیا کرتے ہیں ﴿۸۸﴾ اور زکریا جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب
سے بہتر وارث ہے ﴿۸۹﴾ تو ہم نے ان کی پکار سن لی۔ اور ان کو یحییٰ بخشے اور ان کی بیوی کو اُن کے (حسن معاشرت
کے) قابل بنا دیا۔ یہ لوگ لپک لپک کر نیکیاں کرتے اور ہمیں امید سے پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے
﴿۹۰﴾ اور ان (مریم) کو جنہوں نے اپنی عفّت کو محفوظ رکھا۔ تو ہم نے ان میں اپنی روح پھونک دی اور ان کے بیٹے کو
اہل عالم کے لئے نشانی بنا دیا ﴿۹۱﴾ یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی
عبادت کیا کرو ﴿۹۲﴾

حضرت ذُوالقرنین علیہ السّلام کے حالات

روایت ملتی ہے کہ حق تعالیٰ نے کسی پیغمبر کو مبعوث نہیں کیا جو زمین میں بادشاہ ہوتا سوائے چار نفوس کے جو نوحؑ کے بعد ہُوئے ، ذُوالقرنین جن کا نام عیاش تھا اور داؤدؑ، سیلمانؑ اور یوسفؑ۔ ذُوالقرنین (عیاش) وہ پہلے بادشاہ ہوئے جن کی سلطنت میں مشرق و مغرب کے تمام ممالک شامل تھے اور داؤدؑ شامات کے درمیان کے علاقوں اصطخر اور فارس پر حکمران تھے اسی طرح سیلمانؑ بھی۔ لیکن یوسفؑ مصر اور اس کے صحرا کے مالک ہُوئے اور آگے نہ بڑھے۔ واضح ہو کہ اہل تفسیر اور ارباب تاریخ میں اختلاف ہے کہ آیا ذوالقرنین، اسکندر رومی (اسکندریہ) کے ایک شخص تھے یا اس کے علاوہ۔ ذُوالقرنین عبداللہ پسر ضحاک اور وُہ سعد کے بیٹے تھے۔ انکی ضعیف ماں تھی اور سوائے ذُوالقرنین کے ان کا کوئی فرزند نہ تھا۔ وُہ بچپن سے نیک، صاحب ادب، صاحب خلق جمیل اور پاک نفس انسان تھے۔ ذُوالقرنین خدا کے نیک بندے تھے خدا کے نزدیک ان کی عزّت و منزلت بہت تھی وہ خدا کو دوست رکھتے اور خدا بھی ان کو دوست رکھتا تھا اور وہ سچّائی کے ساتھ خدا کی عبادت کرتے تھے۔ حق تعالیٰ نے ان کی مدّد کی ان کے لئے شہروں میں ذرائع پیدا کئے اور ان میں ان کو متمکن فرمایا تھا یہاں تک کہ مشرق و مغرب کے درمیان تمام ملکوں کے مالک ہُوئے۔ معتبر حدیثوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ذوالقرنین نہ ملک تھے اور نہ پیغمبر بلکہ اس کے علاوہ تھے، یعنی وہ عالم تھے اور خدا کے ایک شائستہ بندے تھے جو خدا کی جانب سے تائید یافتہ تھے۔ فرشتوں کی آواز سنتے تھے اور خدا نے ان کو بندوں پر حجت قرار دیا۔ ذُوالقرنین نے سد بنایا اور بارہ سال کے تھے جب بادشاہ ہوئے اور تیس سال تک بادشاہ رہے۔ انہوں نے اپنی قوم کو خدا کی طرف بُلایا اور ان کو گناہوں سے پرہیز کا حکم دیا۔ لوگوں نے

ترجمہ، اور تم سے ذوالقرنین کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ کہہ دو کہ میں اس کا کسی قدر حال تمہیں پڑھ کر سناتا ہوں ﴿۸۳﴾ سورۃ الکھف

ان کے سر کے جانب ایک ضربت لگائی تو وہ اپنی قوم سے غائب ہو گئے، یہاں تک کہ لوگوں نے سمجھا کہ وہ شہید ہو گئے یا ہلاک ہو گئے۔ حالانکہ وُہ کسی جنگل میں چلے گئے تھے پھر ظاہر ہُوئے اور اپنی قوم کی طرف واپس آئے تو خدا نے ان کو ایک جماعت پر معبوث فرمایا تو وہ ان کو خدا کی طرف بُلاتے تھے ان لوگوں نے بھی ایک ضربت ان کے سر کی داہنی جانب لگائی جس سبب سے ان کا نام ذُوالقرنین ہُوا۔ اس میں بھی اختلاف ہے کہ ان کو ذوالقرنین کیوں کہتے ہیں۔ اس کی چند وجہیں ہیں اوّل یہ ہی وجہ ہے کہ ایک ضربت ان کے قرن ایمن یعنی سر کی داہنی طرف لوگوں نے ماری جس کے صدمہ سے وہ شہید ہو گئے پھر سو سال کے بعد خدا نے ان کو دوسرے قرن میں مبعوث کیا جو مشرق کے اطراف میں تھے۔ پھر لوگ نے ان کے سر کے بائیں جانب دوسری ضربت قرن ایسر ماری جس سے وُہ شہید ہو گئے پھر سو سال کے بعد خدا نے ان کو زندہ کیا اور ان دونوں ضربتوں کی جگہ دو شاخیں عطا فرمائیں جن کے درمیان خلا تھا لیکن ان کی شاخیں نہ چاندی کی تھیں نہ سونے کی بلکہ ان دونوں شاخوں کے بیچ میں خدا نے بادشاہی عزّت اور پیغمبری کا معجزہ قرار دیا۔ دوم، یہ کہ دو قرن وُہ زندہ رہے اور ان کے زمانہ میں لوگوں کا دو قرن گذرا۔ سوم، یہ کہ ان کے سر پہ دو سینگ تھے، یا دو بلندیاں سینگ کے مشابہ تھیں۔ چہارم، یہ کہ ان کے تاج میں دو شاخیں تھیں۔ پنجم، یہ کہ سر کے دونوں جانب کے حصّے قوی تھے۔ ششم، یہ کہ دُنیا کے دو قرن یعنی عالم کے دونوں سرے تک وُہ اپنے قبضہ میں لائے اور مالک ہُوئے۔ ہفتم، یہ کہ ان کے سر کے دونوں جانب دو گیسو تھے۔ ہشتم، یہ کہ نور و ظلمت کو خدا نے ان کا مسخر کیا تھا۔ نہم، یہ کہ قرن بمعنی قوت یعنی وہ قوی اور شجاع تھے اور اقتدار عظیم کے مالک پھر ہوئے اور حق تعالیٰ نے قرآن میں ان کا ذکر فرمایا ہے کہ "بہ تحقیق کہ ہم نے اس کو زمین میں متمکن کیا اور ہر چیز کا سبب یعنی علمی وسیلہ اور ایک آلہ اور قوت کہ جس کے ذریعہ پہنچ سکتے ہیں عطا کیا۔ دہم، یہ کہ آفتاب کے

ترجمہ، ہم نے اس کو زمین میں بڑی دسترس دی تھیاور ہر طرح کا سامان عطا کیا تھا ﴿٨٤﴾
سورۃ الکھف

دو قرن یعنی اس کے دونوں طرف لپٹے ہیں۔

جب وہ جوان ہُوئے تو خدا نے ان کی اعانت اور مدّد کی اور ان کو ابر سخت اور ابر نرم و ہموار پر اختیار دیا تھا۔ انہوں نے ابر نرم کو اختیار کیا اور اس پر سوار ہُوئے اور آفتاب کے دونوں قرن یعنی اس کے دونوں کنارے پر قابض ہوئے۔ اس بات میں اختلاف ہے کہ وہ خود گئے یا خواب میں انہوں نے دیکھا کہ آسمان پر گئے ہیں یا پھر آسمان اوّل پر گئے اور حجابات اٹھادیئے تو مشرق و مغرب کے درمیان مثل پہاڑ اور صحرا اور راستے اور جو کچھ زمین میں تھا ذوالقرنین نے دیکھا۔ خدا نے ان کے لئے ابر کو مسخر کیا اور سببوں کو ان کے واسطے نزدیک کیا اور نور کو ان کے لئے کشادہ کیا تھا کہ وہ رات کے وقت بھی اسی طرح دیکھتے تھے جس طرح دن کو دیکھتے تھے اور ان کو ہر چیز کا علم عطا فرمایا جس سے وہ حق و باطل کو پہچانتے تھے اور ان کو اُن کی شاخوں میں آسمان کے ایک قطعہ ابر کے ساتھ تقویت دی جس میں تاریکیاں اور رعد اور بجلی تھی۔ اور پھر اُن کو زمین میں بھیجا اور ان کو وحی کی کہ اطراف مشرق و مغرب کی زمین میں سیر کرو کیونکہ میں نے تمہارے لئے شہروں کا طے کرنا آسان کیا اور لوگوں کو تمہارا مطیع کیا اور تمہارا خوف اُن کے دلوں میں پیدا کردیا۔ ذُوالقرنین ناحیہ مغرب کی طرف روانہ ہُوئے اور وہ جس شہر میں گذرتے تھے صدا دیتے تھے مثل صدائے شیر غضبناک کے اور ان کی دونوں شاخوں سے تاریکی، رعد، برقی اور صاعقۂ چند ظاہر ہوتی تھیں جو اُن کی مخالفت کرتا اور دشمنی پر آمادہ ہوتا وہ اس کو ہلاک کرتی تھیں ایک ہی دن میں جبکہ آفتاب مغرب تک نہیں پہنچا تھا۔ کہ اہل مشرق و مغرب سب کے سب اُن کے منقاد و مطیع ہو گئے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ پھر جب مغرب میں آفتاب پہنچا۔ ذوالقرنین نے

ترجمہ، یہاں تک کہ جب سورج کے غروب ہونے کی جگہ پہنچا تو اسے ایسا پایا کہ ایک کیچڑ کی ندی میں ڈوب رہا ہے اور اس (ندی) کے پاس ایک قوم دیکھی۔ ہم نے کہا ذوالقرنین! تم ان کو خواہ تکلیف دو خواہ ان (کے بارے) میں بھلائی اختیار کرو (دونوں باتوں میں تم کو قدرت ہے) ﴿۸۶﴾

سورۃ الکھف

دیکھا کہ وہ چشمۂ لجن آلود یا ایک گرم چشمہ میں غروب ہو رہا ہے جو کہ شہر جابلقا کے قریب تھا اور ستر ہزار فرشتے آفتاب کو آہنی زنجیروں اور قلابوں سے دریا کی تہہ سے داہنی زمین کی جانب کھینچتے ہیں۔ جس طرح کشتی پانی پر کھینچی جاتی ہے۔ وہ آفتاب کے ساتھ گئے اس مقام تک جہاں سے آفتاب طالع ہوا۔ اور مشرق کے سامنے کے لوگوں پر چمکنے لگا جیسا کہ حق تعالیٰ نے وصف کیا ہے۔ جب اس خواب کو اپنی قوم سے بیان کیا تو قوم نے ان کو ذُوالقرنین نے کہا شروع کر دیا اور وہ اپنی قوم میں عزیز ہُوئے۔ اس خواب کو دیکھنے کے بعد ان کی ہمّت بلند ہوئی اور ان کا شہرہ ہوا۔ سب سے پہلی بات جس کا انہوں نے ارادہ کیا وہ یہ تھی کہ انہوں نے کہا میں عالموں کے پروردگار کے لئے مطیع اور مسلمان ہوں۔ پھر اپنی قوم کو اسلام کی دعوت دی تمام قوم اُنکے رعب کے سبب سے مسلمان ہو گئی۔ وُہ جس گروہ کے پاس جاتے تھے اپنے تئیں ان لوگوں تک پیغام پہنچاتے تھے تاکہ ایسا نہ ہو کہ ان کے پیغام پہنچانے والے دروغ کہیں۔ انہوں نے ان لوگوں کو حکم دیا کہ ایک مسجد میرے لئے تعمیر کرو ان لوگوں نے جان و دل سے قبول کیا فرمایا کہ اس مسجد کی لمبائی چار سو ہاتھ اور اس کی چوڑائی دو سو ہاتھ اور اس کی دیوار کی چوڑائی بائیس ہاتھ اور اس کی بلندی سو ہاتھ ہونا چاہیئے۔ لوگوں نے کہا اے ذُوالقرنین ایسی لکڑی کہاں سے لائی جائے جس پر اس عمارت کی دونوں دیواریں قائم ہوں جس کی بنیادیں اس لکڑی پر کھڑی کی جائیں اور اس عمارت کو بنائیں یا یہ کہ مسجد کی چھت اس پر تعمیر کریں، تو انہوں نے کہا جب دونوں دیواروں کی تعمیر سے فارغ ہو جاؤ اس میں اس قدر مٹی ڈالو کہ دیواروں کے برابر ہو جائے پھر ہر مومن کو تھوڑا تھوڑا سونا اور چاندی ان کے حال کے موافق دیدو کہ ریزہ ریزہ کریں پھر اس خاک کے ساتھ مسجد میں پُر کر کے مخلوط کرو اور مسجد کو جب مٹی سے بھر لو تو اس مٹی پر چڑھ کر تانبا د وہ پتیل وغیرہ جس کی چاہو تختیاں بناؤ اور اسی سے چھت کو آسانی سے درست کر لو جب فراغت ہو جائے تو اس مٹی کو باہر لے جانے کے لئے فقراء و مساکین کو بلاؤ، تو وُہ لوگ اس سونے و چاندی کی خواہش سے جو مٹی میں مخلوط ہے

بخوشی مٹی کو باہر لے جانے میں سبقت اور عجلت کریں گے، غرضیکہ جس طرح ذُوالقرنین نے کہا تھا لوگوں نے مسجد کی تعمیر کی اور چھت دُرست ہُوئی اور فقراء و مساکین بھی مستغنی ہوئے۔
پھر ذُوالقرنین نے اپنے لشکر کے چار حصّے کئے اور ہر حصّہ میں دس ہزار اشخاص قرار دیئے اور ان کو شہروں میں پھیلا دیا اور خود نے شہروں میں گھُومنے اور سفر کرنے کا ارادہ کیا۔ جب ان کی قوم نے اُن کے ارادہ کی خبر پائی تو ان کے پاس جمع ہُوئے اور کہا اے ذوالقرنین ہم تم کو خدا کی قسم دیتے ہیں کہ ہم کو اپنی خدمت سے محروم نہ کرنا اور دوسرے شہروں میں قیام نہ کرلینا کیونکہ ہم لوگ تمہاری زیارت سے مستفیض رہنے کے زیادہ حق دار ہیں اس لئے کہ تم ہمارے شہر میں پیدا ہُوئے ہو اور ہم میں تمہاری نشو و نما اور زبیت ہوئی ہے اور ہمارے اموال اور مکانات سب تمہارے لئے حاضر ہیں جو حکم چاہو ہم کو دو اور تمہاری ماں بھی ضعیف ہیں ان کا حق تم پر تمام خلق سے بہت زیادہ ہے تمہارے لئے مناسب نہیں ہے کہ ان کی نافرمانی اور مخالفت کرو جواب دیا کہ خدا کی قسم تمہارا قول درست اور تمہاری رائے نہایت مناسب ہے لیکن میں اس شخص کے مانند ہو رہا ہوں جس کے دل اور چشم و گرش وقبضہ میں کر لیا گیا ہو۔ غرض قریہ والوں اور اسکندریہ کے رئیسوں کو طلب کیا اور کہا کہ اے میری قوم کے لوگو آؤ اور اس مسجد میں داخل ہو اور سب کے سب مسلمان ہو جاؤ اور مخالفت نہ کرو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور کہا کہ مسجد کو آباد رکھنا اور میری ماں میری مفارقت پر دلاسہ دیتے رہنا یہ کہہ کر ذُوالقرنین روانہ ہوگئے۔ یہ بھی منقول ہے کہ چھ ہزار سواروں کے ساتھ ذُوالقرنین حج کو گئے اور جب حرم میں داخل ہُوئے ان کے بعض اصحاب نے خانۂ کعبہ تک ان کی مشایعت کی۔ جب واپس ہُوئے تو بیان کیا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس سے خوبصورت اور زیادہ نُورانی کسی کو نہیں دیکھا تھا لوگوں نے کہا وُہ ابراہیمؑ خلیل الرحمٰن ہیں جب یہ سُنا فرمایا کہ چارپایوں پر زین کسو تو ساٹھ ہزار گھوڑوں پر اتنے عرصہ میں زین کسا جتنے میں ایک گھوڑے پر زین کستے ہیں۔ ذُوالقرنین نے کہا ہم سوار نہ ہوں گے بلکہ خلیل خدا کے پاس پیادہ

چلیں گے۔ ذُوالقرنین حضرت ابراہیمؑ کے پاس پیادہ آئے اور مُلاقات کی اور جنہوں نے پہلے پہل زمین پر مصافحہ کیا وہ ذُوالقرنین اور ابراہیمؑ خلیل تھے۔

ذوالقرنین کے جانے کے بعد ان کی ماں ان کی مفارقت میں بہت زاوی کرتی تھیں اور ان کا رونا کم نہ ہوتا تھا۔ ایک دہقان نے ان کی ماں کی تسلّی کے لئے ایک تدبیر تجویز کی، ایک بڑی عید ترتیب دی اور منادی کو حکم دیا گیا کہ لوگوں میں جاکر ندا کرے کہ تمہارے دہقان نے تم کو آگاہ کیا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں روز حاضر ہونا۔ جب وُہ دن آیا اس کے منادی نے ندا کی کہ جلد آؤ لیکن وہ شخص اس عید میں شریک نہ ہو جو دنیا کی کسی مصیبت یا بلا میں گرفتار ہو اور صرف وہ شخص شرکت کرے جو بلاو مصیبت سے محفوظ ہو یہ سُن کر تمام اشخاص کھڑے ہوگئے اور کہنے لگے کہ ہم میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو بلاؤ مُصیبت سے خالی ہو اور ہم میں کوئی ایسا نہیں ہے جو کسی بلا میں یا اپنے کسی دوست یا عزیز کی موت کے غم میں مُبتلا نہ ہو جب ذُوالقرنین کی ماں نے یہ سُنا ان کو یہ قضیہ پسند آیا مگر یہ نہ سمجھ سکیں کہ اس سے دہقان کی غرض کیا ہے پھر چند روز کے بعد دہقان نے مُنادی کو بھیجا جس نے ندا کی کہ دہقان تم کو حکم دیتا ہے کہ فلاں روز حاضر ہونا لیکن وُہ لوگ نہ آئیں جن پر کوئی بلاؤ مصیبت نہ ہو اور جن لوگوں کا دل کسی درد سے رنجیدہ نہ ہو اور وُہ لوگ بھی نہ آئیں جو کسی بلا میں گرفتار نہ ہوں کیونکہ اس شخص کے ساتھ نیکی نہیں ہے جو کسی بلا میں نہ مُبتلا ہو جب یہ ندا کی گئی لوگوں نے کہا کہ اس مرد نے پہلے بخل کیا آخر پشیمان اور شرمندہ ہوا۔ اپنی غلطی کا تدارک کیا اور اب اپنا عیب چھپاتا ہے۔ جب سب جمع ہُوئے اس نے خطبہ پڑھا کہ میں نے تم لوگوں کو اس لئے جمع نہیں کیا تھا کہ دعوت وضیافت کی جائے بلکہ اس لئے تم کو جمع کیا ہے کہ تم سے ذُوالقرنین کے بارے میں کچھ باتیں کروں اور اس درد کے متعلق جوان کی مفارقت میں ہمارے دلوں کو پہنچا ہے اور ان کی خدمت سے محروم ہونے میں جو تکلیف گذری ہے اس کا کچھ تذکرہ کروں، آدمؑ کو یاد کرو جن کو خدا نے اپنے دست قدرت سے بنایا اور ان میں

رُوح پھونکی پھر فرشتوں کو ان کے لئے سجدہ کا حکم دیا۔ اور ان کو اپنی بہشت میں ساکن کیا۔ ان کو اس کرامت سے گرامی کیا جیسی کسی خلق کو گرامی نہیں کیا تھا پھر ان کو سخت ترین بلا میں جو دُنیا میں ہوسکتی ہے مُبتلا کیا کہ ان کو بہشت سے نکالا اور وُہ مصیبت وُہ تھی کہ کوئی مصیبت اس سے سخت نہیں ہوسکتی۔ پھر اس کے بعد ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا جاتا ہے اور ان کے فرزند کو ذبح ہونے کی تکلیف میں، یعقوبؑ کو رنج واندوہ میں، یوسفؑ کو غلامی میں، ایوبؑ کو بیماری میں، یحییٰؑ کو رنج میں، ذکریاؑ کو مار ڈالے جانے میں، عیسٰیؑ کو اسیر ہونے میں اور بہت سی مخلوق کو مصائب میں جن کی تعداد خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا مُبتلا کیا پھر کہا کہ آؤ چلیں سکندر کی ماں کو تسلّی دیں ہم دیکھیں کہ ان کا صبر کس قدر ہے کیونکہ ان کی مصیبت ان کے فرزند کے غم میں سب سے زیادہ ہے۔ چنانچہ وہ لوگ ان کے پاس گئے اور کہا کیا آج اس مجمع میں آپ موجود تھیں اور ان باتوں کو آپ نے سُنا جو مجلس میں بیان کی گئیں انہوں نے کہا تمہارے تمام امور کی میں نے اطلاع پائی اور تمہاری تمام باتوں کو میں نے سُنا تمہارے درمیان کوئی نہ تھا جس کی مصیبت اسکندروس کی مفارقت میں مجھ سے زیادہ ہوتی اب خدا نے مجھ کو صبر دیا اور مجھے راضی کیا اور میرے دل کو مضبوط کر دیا مجھے اُمید ہے کہ میرا اجر میری مصیبت کے مطابق ہوگا اور تمہارے لئے تمہاری مصیبت اور اس غم ورنج کے بقدر اجر کی اُمیدوار ہوں جو تم کو تمہارے بھائی کی مفارقت میں ہے اور اس نیت اور کوشش کے بقدر اجر کی امید رکھتی ہوں جو تم نے اس کی ماں کو تسلّی دینے میں کی اور امید رکھتی ہوں کہ خدا تم کو اور مجھ کو بخش دے گا اور مجھ پر اور تم پر رحم کرے گا۔ جب اس گروہ نے اس عاقلہ جلیلہ کا صبر جمیل مشاہدہ کیا خوش ہُوئے اور واپس گئے۔

دوسری طرف ذوالقرنین مغرب کی جانب سیر کرتے تھے یہاں تک کہ بہت دُور چلے گئے اور ان کا لشکر اس وقت فقراء اور مساکین کا تھا یہاں تک کہ خدا نے ان کو وحی کی کہ تم جمیع خلائق پر مشرق سے مغرب تک میری حجت ہو۔ یہی تمہارے خواب کی تعبیر ہے۔

ذُوالقرنین نے کہا خداوندا تو مجھ کو اس امر عظیم کی تکلیف دیتا ہے جس کی قدر تیرے سوا کوئی نہیں جانتا۔ میں اس عظیم گروہ کا کس لشکر سے مقابلہ کروں اور کس سامان سے ان پر غالب ہو سکتا ہوں۔ اور کس تدبیر سے ان کو مطیع کروں اور کس صبر کے ساتھ ان کی سختیوں کو برداشت کروں اور کس زبان سے ان سے گفتگو کروں اور ان کی مختلف زبانوں کو کیونکر سمجھوں اور کس کان سے ان کی باتیں سنوں اور کس آنکھ سے ان کو دیکھوں اور کس ہمت سے ان کی مخالفت کروں اور کس دل سے ان کے مطلب کا ادراک کروں اور کس حکمت سے ان کے معاملات کی تدبیر کروں اور کس حلم سے ان کی زیادتیوں پہ صبر کروں اور کس عدالت سے ان کا انصاف کروں اور کس معرفت سے ان کے درمیان حکم کروں اور کس لشکر سے ان سے جنگ کروں اس لئے کہ ان میں سے یقیناً کوئی ایک چیز بھی میرے پاس نہیں ہے لٰہذا مجھ کو ان پر قوت دے یقیناً تو مہربان پروردگار ہے تو کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا اور نہ اس کی قوت سے زیادہ بار ڈالتا ہے۔ پھر خدا نے کہا، اے ذوالقرنین کیا قتل کا عذاب کروگے؟ اس پر جو کفر سے باز نہیں آتا ہے یا ان کے درمیان نیکی سے پیش آؤگے۔ انہوں نے کہا جو شخص ظلم کرتا ہے اور شرک میں مبتلا ہوتا ہے اس کو معذب کروں گا۔ پھر اپنے پروردگار کی طرف وُہ اعمال نیک کرے گا تو اُس کے لئے بہتر بدلہ ہے اور جلد ہم اس سے اپنے کاموں میں سے آسان کام کرنے کو کہیں گے۔ خدا نے اُن کو وحی کی کہ میں عنقریب طاقت و قوت تم کو اس امر کے لئے دیتا ہوں جس کی تکلیف تم کو دی ہے تمہارے سینے کو کشادہ کروں گا کہ تمام چیزوں کو سُن سکو اور تمہاری سمجھ میں وسعت دوں گا۔ تاکہ سب چیزوں کو سمجھ سکو اور تمہاری زبان کو ہر چیز پر گویا کروں گا اور تمہارے لئے امور کا

ترجمہ، ذوالقرنین نے کہا کہ جو (کفر و بد کرداری سے) ظلم کرے گا اسے ہم عذاب دیں گے۔ پھر (جب) وہ اپنے پروردگار کی طرف لوٹایا جائے گا تو وہ بھی اسے بُرا عذاب دے گا ﴿۸۷﴾ اور جو ایمان لائے گا اور عمل نیک کرے گا اس کے لئے بہت اچھا بدلہ ہے۔ اور ہم اپنے معاملے میں (اس پر کسی طرح کی سختی نہیں کریں گے بلکہ) اس سے نرم بات کہیں گے ﴿۸۸﴾ پھر اس نے ایک اور سامان (سفر کا) کیا ﴿۸۹﴾

سورۃ الکھف

احصا کروں گا۔ اور کوئی چیز تم سے فوت نہ ہو گی اور تمہارے لئے تمہارے اُمور کی حفاظت کروں گا تاکہ کوئی چیز تم پر مخفی نہ رہے اور تمہاری پشت قوی کردوں گا تاکہ کسی خطرہ سے تم نہ ڈرو اور تم میں ایسا رعب پیدا کردوں گا کہ تم کسی چیز سے ہراساں نہ ہو اور تمہاری رائے کو درست کردوں گا تاکہ تم سے غلطی نہ ہو اور تمہارے جسم کو تمہارا مسخر قرار دوں گا تاکہ تمام چیزوں کا تم احساس کر سکو اور روشنی و تاریکی کو بھی تمہارا مسخر کردوں گا۔ اور ان کو تمہارا دو لشکر قرار دوں گا روشنی تمہاری ہدایت اور رہنمائی کرے گی۔ اور تاریکی تمہاری حفاظت کرے گی اور قوموں کو تمہارے پیچھے سے تمہارے سامنے جمع کرے گی۔ غرض ذُوالقرنین اپنے پروردگار کی رسالت کے ساتھ پھر روانہ ہوئے خدا نے ان کی مدد کی جو کچھ وعدہ کیا تھا پورا کیا۔ ان کے پاس کوئی قوم نہیں پہنچی مگر یہ کہ ذُوالقرنین نے اُن کو خدا کی طرف دعوت دی، جو قبول کرتا تو ذُوالقرنین اس سے راضی ہوتے اور جو قبول نہیں کرتا تھا تو ذُوالقرنین اس پر ظلمت کو مسلط کر دیتے تھے جو ان کے شہروں، قریوں، مکانوں اور منزلوں کو تاریک کر دیتی تھی اور ان کے مُنھ ناک اور شکم میں بھر جاتی تھی اور وُہ سب اسی طرح کچھ عرصہ تک متحیر رہتے آخر دعوت الٰہی کو قبول کرتے تھے اور تضرع درازی کرتے ہوئے ان کے پاس آتے تھے یہاں تک کہ وہ غروب آفتاب کے مقام پر پہنچے وہاں ان کے پاس وُہ قوم آئی جس کا ذکر حق تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے اور ذُوالقرنین نے اس قوم کے ساتھ بھی وہی عمل کیا جو پہلے دُوسری قوم کے ساتھ کرتے آئے تھے یہاں تک کہ مغرب کے اطراف سے فارغ ہُوئے اور اتنی جماعتوں سے ملاقات کی جن کی تعداد کا خدا کے سوا کوئی نہیں احصا کر سکتا اور ان کو وہ قوت اور شوکت حاصل ہُوئی جو کسی کے لئے تائید الٰہی کے بغیر نہیں حاصل ہو سکتی اور ان کے لشکر میں مختلف زبانیں اور طرح طرح کی خواہش اور پراگندہ قلوب پیدا ہو گئے۔

روایت ہے کہ ایک فرشتہ ذوالقرنین کا دوست تھا۔ جس کا نام رقائیل تھاوُہ ان کے پاس آتا جاتا تھا۔ان سے گفتگو کرتا اور آپس میں ایک دُوسرے سے اپنے راز کہتے تھے ایک روز باہم بیٹھے تھے ذُوالقرنین نے اس سے کہا اہل آسمان کی عبادت کیسی ہے اور اہل زمین کی عبادت سے کیا مناسبت رکھتی ہے رقائیل نے کہا اے ذوالقرنین اہل زمین کی عبادت کی کیا حقیقت ہے آسمانوں میں ایک قدم کی جگہ نہیں ہے مگر یہ کہ اس پر ایک فرشتہ ہے جو استادہ ہے اور کبھی نہیں بیٹھتا یا کوئی فرشتہ رکوع میں ہے اور کبھی سجدہ میں نہیں جاتا یا جو سجدے میں ہے وہ ہرگز سر نہیں اٹھاتا یہ سُن کر ذوالقرنین بہت روئے اور کہا کہ اے رقائیل میں چاہتا ہوں کہ دُنیا میں اس قدر زندہ رہوں کہ اپنے پروردگار کی عبادت انتہا تک پہنچادوں اور اس کی عبادت کا جو حق ہے بجالاؤں۔ رقائیل نے کہا اے ذُوالقرنین زمین میں خدا کا ایک چشمہ ہے جس کو عین الحیٰوۃ کہتے ہیں اور حق تعالیٰ نے اپنے اوپر لازم قرار دے لیا ہے کہ جو شخص اس چشمہ کا پانی پئے گا ہرگز اس کے لئے موت نہ بھیجے گا جب تک وہ خود اس سے موت کا سوال نہ کرے اگر اس چشمہ تک تم پہنچ جاؤ اور اس کا پانی پی لو تو جس قدر چاہو زندہ رہ سکتے ہو۔ ذُوالقرنین نے پُوچھا وُہ چشمہ کہاں ہے رقائیل نے کہا کہ میں نہیں جانتا لیکن آسمان میں سُنا ہے کہ خدا نے زمین میں ایک ظلمت پیدا کی ہے۔ جس کو انس و جن میں سے کسی نے طے نہیں کی پُوچھا وُہ ظلمت کہاں ہے فرشتہ نے کہا میں نہیں جانتا اور آسمان پر چلا گیا۔ ذُوالقرنین بہت غمگیں اور محزون ہُوئے اس لئے کہ رقائیل نے چشمہ اور ظلمت کی خبر تو دی لیکن اس علم سے آگاہ نہ کیا جس کے ذریعہ سے وہ چشمہ سے منتفع ہو سکتے پس ذوالقرنین نے اپنے ملک کے علماء اور فقہاء کو جمع کیا جو آسمانی کتابوں کو پڑھے ہُوئے اور آثار پیغمبری کو دیکھے ہُوئے تھے اُن سے کہا کیا تم لوگوں نے اگلے بادشاہوں کی کتابوں میں پڑھا ہے کہ خدا نے زمین میں ایک چشمہ خلق کیا ہے جس کو چشمہ زندگانی کہتے ہیں۔ اور اس نے قسم کھائی ہے کہ جو شخص اس چشمہ کا پانی پئے گا جب تک خود موت کا طالب نہ ہو گا نہ مریگا۔ ان

لوگوں نے کہا اے بادشاہ ہم کو علم نہیں پُوچھا کیا خدا کی کتابوں میں تم نے پڑھا ہے کہ خدا نے زمین میں کہیں ظلمت پیدا کی ہے جس کو انس اور جن نے عبُور نہیں کیا ہے ان لوگوں نے کہا نہیں پھر تو ذُوالقرنین بہت رنجیدہ اور مغموم ہُوئے۔ اس لئے کہ جو خبر چشمہ و ظلمت کی وہ معلوم کرنا چاہتے تھے وہ نہیں دریافت ہو سکی ان علماء کے درمیان پیغمبروں کے وصیّوں میں سے کسی کا ایک فرزند بھی موجود تھا۔ جب ذُوالقرنین مایوس ہُوئے تو اس لڑکے نے کہا اے بادشاہ آپ اس جماعت سے اُس امر کا سوال کرتے ہیں جس کا علم ان کو نہیں ہے بلکہ وہ علم جو آپ چاہتے ہیں میرے پاس ہے یہ سُن کر ذُوالقرنین اس قدر خوش ہُوئے کہ اپنے تخت سے اچھل پڑے اور اس لڑکے کو اپنے پاس بُلایا اور کہا مجھ کو آگاہ کرو جو تم جانتے ہو اس نے کہا ہاں اے بادشاہ میں نے آدمؑ کی کتاب میں دیکھا ہے جو اس روز لکھی گئی جس روز کہ درخت چشمہ وغیرہ زمین کی تمام چیزوں کے نام رکھے گئے۔ اس میں لکھا ہے ایک چشمہ ہے جس کو عین الحیوۃ کہتے ہیں جس کا تعلق خدا کے حتمی ارادہ سے ہے وہ یہ کہ جو شخص اس کا پانی پئے گا اس وقت تک نہ مرے گا جب تک کہ خدا سے موت کا طالب نہ ہو اور وہ چشمہ تاریکی میں ہے جس میں انس و جن میں سے کوئی نہیں گیا ہے۔ ذُوالقرنین یہ سُن کر بہت مسُرور ہُوئے اور کہا صاحبزادے اور قریب آؤ کیا تم جانتے ہو کہ وہ ظلمت کہاں ہے اس نے کہا آدمؑ کی ایک کتاب میں میں نے دیکھا ہے۔ کہ وہ چشمہ مشرق کی جانب ہے یہ سُن کر ذُوالقرنین بہت خوش ہوئے اور اپنے سلطنت کے لوگوں کے پاس حکم بھیجا اور فقہا و علما اور حکماء کو طلب کیا۔ یہاں تک کہ ہزار حکیم وفقیہہ اور عالم جمع ہو گئے۔ ذُوالقرنین کافی سامان واسباب کے ساتھ سب کو لے کر چلنے پر آمادہ ہوئے اور ایک صندوق بلور کا بنایا۔ اپنے ساتھ بہت سا سامان اور کھانے کی چیزیں لے کر کشتی میں سوار ہُوئے اور آفتاب کے طالع ہونے کی طرف رُخ کر کے روانہ ہو گئے اور جب دریا میں ایک مقام پر پہنچے تو اس صندوق میں بیٹھے اور اس پر رسّی باندھی اور کہا صندوق کو دریا میں ڈال دو جب میں رسّی کو حرکت دُوں مجھے باہر نکال لینا

اور اگر حرکت نہ دوں جس قدر رسّی ہے دریا میں جانے دینا۔ اس طرح دریا میں چالیس روز تک نیچے چلے گئے۔ ناگاہ دیکھا کہ کوئی شخص صندوق کے ایک پہلو پر ہاتھ مارتا ہے اور کہتا ہے کہ اے ذُوالقرنین کہاں کا ارادہ رکھتے ہو۔ کہا چاہتا ہوں کہ دریا میں اپنے پروردگار کی سلطنت کی سیر کروں جسطرح کے صحرا میں اس کی حکومت دیکھی ہے۔ اس نے کہا اس جگہ سے جہاں تم موجود ہو طوفان کے زمانے میں نوحؑ گذرے تھے اور یہاں ان کا تیشہ گر پڑا اور آج تک وُہ قصر دریا میں نیچے چلا جاتا ہے ابھی تک تہہ میں نہیں پہنچا جب ذُوالقرنین نے یہ سُنا رسّی کو ہلایا اور باہر آئے۔ الغرض دریاؤں کو طے کرتے شہروں اور پہاڑوں سے گذرتے اور بیابانوں کو قطع کرتے بارہ سال تک مراحل اور منازل طے کرتے ہُوئے پہلی ظلمت تک پہنچے ایسی ظلمت اور تاریکی جو رات کی تاریکی اور دھوئیں کے اندھیرے سے بالاتر تھی وہ افق کے دونوں کناروں کو گھیرے ہُوئے تھی ذُوالقرنین اس ظلمت کے کنارے اُترے اور اپنے لشکر سے اہل فضل و کمال اور فقہا و عقلا کو طلب کیا۔ اور کہا میں چاہتا ہوں کہ اس ظلمات کو طے کروں یہ سُن کر سب نے از روئے تعظیم ان کو سجدہ کیا اور کہا اے بادشاہ آپ وہ بات چاہتے ہیں جو کسی نے نہیں چاہا۔ اور اس راہ سے چلتے ہیں جس سے کوئی نہیں گیا۔ نہ خدا کے پیغمبروں اور رسُولوں میں سے اور نہ دنیا کے بادشاہوں اور فرمانروایوں میں سے، ذوالقرنین نے کہا مجھ کو اس میں چلنا اور اپنے مقصود کی تلاش ضروری ہے۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر آپ اس ظلمت کو طے کرلیں گے۔ تو اپنے مقصد تک پہنچ جائیں گے۔ لیکن ہم کو خوف ہے کہ کہیں ظلمات میں آپ کو کوئی ایسا امر نہ درپیش ہو جائے جو آپ کی بادشاہی کے زائل ہونے اور آپ کی ہلاکت کا سبب ہو پھر اس زمین کے رہنے والے بلاؤں میں گرفتار ہوں۔ ذُوالقرنین نے کہا مجھے بغیر اس راہ کو طے کئے کوئی چارہ نہیں۔ پھر وُہ لوگ سجدہ میں گر پڑے اور کہا خداوندا ہم لوگ تیری جانب اس ارادہ سے علیٰحدگی چاہتے ہیں جو ذُوالقرنین کا ارادہ ہے۔ پھر ذُوالقرنین نے کہا اے گروہ علماء بتاؤ کہ کس حیوان کی بینائی زیادہ ہے

ان لوگوں نے کہا باکرہ اسپ مادہ کی تو ذُوالقرنین نے اپنے لشکر سے چھ ہزار باکرہ اسپ مادہ انتخاب کیا اور اہل حلم و فضل و حکمت سے چھ ہزار اشخاص چُنے اور ہر ایک کو سواری کے لئے ایک ایک اسپ مادہ دیا۔ ذُوالقرنین نے حضرت خضرؑ کو اپنے تمام اصحاب میں سے انتخاب کیا تھا اور وہ ان کو بہت دوست رکھتے تھے۔ حضرت خضرؑ کو دو ہزار شخصوں کا سردار بنا کر ان کو اپنے لشکر کا مقدر قرار دیا اور ہر ایک کو نمک آلود خشک مچھلی دی اور حکم دیا کہ جب ظلمات میں داخل ہوں اور ان چشموں میں جاؤ تو ہر ایک اپنی مچھلی کو ایک چشمہ میں دھوئے کوئی دُوسرا اس کے چشمہ میں نہ دُھوئے۔ اور خود چار ہزار اشخاص کے ساتھ ان کے پیچھے روانہ ہُوئے اور بقیہ لشکر کو حکم دیا کہ بارہ سال تک اسی مقام پر ٹھہرے رہیں اور ان کے واپس آنے کا انتظار کریں اگر بارہ سال میں وہ واپس نہ آئیں تو سب اپنے اپنے شہروں کو یا جہاں چاہیں چلے جائیں۔ خضرؑ نے کہا کہ اے بادشاہ ہم ظلمات میں تو چل رہے ہیں۔ جہاں ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکتے اگر ہم میں سے کچھ لوگ گم ہو جائیں تو کیونکر پائیں گے۔ ذُوالقرنین نے ان کو ایک لعل دیا جو ضیاء ور روشنی میں ایک مشعل کے مانند تھا اور کہا جب تم میں سے کوئی گم ہو جائے تو اس لعل کو زمین پر پھینک دینا۔ اس میں سے ایک آواز پیدا ہو گی تو گم شدہ شخص اس کی آواز سے ہم سے آکر مل جائے گا خضرؑ نے اس لعل کو لے لیا اور ظلمات میں داخل ہو گئے۔ آگے آگے خضر چل رہے تھے وُہ جس منزل سے روانہ ہوتے تھے ذوالقرنین اس منزل پر پہنچکر قیام کرتے تھے، ایک روز خضر ظلمات میں ایک دھوئیں کے اندر گذرے اپنے ساتھیوں سے کہا اس جگہ ٹھہر جاؤ اور اپنی جگہ سے حرکت نہ کرو پھر اپنے مرکب سے اُتر کر اس لعل کو اس دُھوئیں میں ڈال دیا چونکہ وہ پانی میں گرا اور تہہ میں گذرتا رہا اس لئے اس میں سے آواز پیدا نہ ہُوئی خضر کو خوف ہوا کہ کہیں اس سے آواز نہ ظاہر ہو۔ جب وُہ پانی کی تہہ میں پہنچ گیا اس کی آواز ظاہر ہُوئی خضر اس کی روشنی میں چلے ناگاہ ایک چشمہ نظر آیا جس کا پانی دُودھ سے زیادہ سفید اور یاقوت سے زیادہ صاف اور شہد سے زیادہ شیریں تھا۔ خضر نے اس کا پانی

پیا اس میں اپنے کپڑے دھوئے اور غسل کیا اور پھر اپنی مچھلی کو اس پانی میں ڈالا تو وہ زندہ ہو کر پانی میں چلی گئی۔ جب خضرؑ نے اس حال کو مشاہدہ کیا تو چاہا کہ اس مچھلی کو پکڑ لیں، لیکن نہیں پکڑ سکتے تو پھر اپنا لباس پہن کر اس لعل کو اپنے ساتھیوں کی طرف پھینکا اس سے آواز ظاہر ہُوئی اُسی آواز پر آپ چلے اور اپنے اصحاب تک پہنچ گئے اور سوار ہو کر اپنے لشکر کی طرف ہُوئے۔ ذُوالقرنین نے حکم دیا کہ سب کی مچھلیاں واپس لے لی جائیں۔ غرض مچھلیاں جمع کی گئیں تو خضرؑ کی مچھلی کم تھی ان کو طلب کیا اور مچھلی کا حال دریافت کیا تو انہوں نے کہا مچھلی پانی میں زندہ ہو کر میرے ہاتھ سے نکل گئی۔ پُوچھا کہ اس پانی کو تم نے پیا، کہا ہاں۔ پھر ذُوالقرنین نے ہر چند اس چشمہ کو تلاش کیا لیکن نہ پایا۔ اس جگہ تین سو ساٹھ چشمے تھے اور ذوالقرنین جب بھی اس مقام سے گذرے لیکن اس چشمہ پر مطلع نہ ہو سکے تو خضرؑ سے کہا کہ وہ چشمہ تمہاری قسمت میں تھا اور ہماری کوشش کا کوئی فائدہ نہ ہُوا۔ غرض چالیس شب و روز اس ظلمت میں چلتے رہے آخر کار ایک روشنی میں پہنچے جو دن اور آفتاب و ماہتاب کے مانند نہ تھی لیکن خدا کے انوار میں سے ایک نور تھا پھر ایک سُرخ زمین کے ریگستان میں پہنچے جس کے بالو نرم تھے اور سنگریزے گویا موتی کے تھے۔ یہ بھی منقول ہے کہ پھر ظلمات میں آٹھ شبانہ روز چلتے رہے یہاں تک کہ ایک پہاڑ پر پہنچے جو تمام زمین کو گھیرے ہُوئے تھا ناگاہ ایک فرشتہ کو دیکھا جو پہاڑ سے لپٹا ہوا ہے اور اس کا قد پانچ ہاتھ کا ہے اور خدا کی تعریف کرتا تھا۔ یہ سُن کر ذوالقرنین سجدہ میں گر پڑے اور جب تک خدا نے ان کو قوّت اور مدد نہ دی اس ملک کو دیکھنے کے واسطے سر نہ اُٹھایا۔ فرشتہ نے کہا اے فرزند آدمؑ تجھ کو ایسی طاقت کیونکر ملی۔ کہ تو اس جگہ پہنچا حالانکہ فرزندان آدمؑ میں سے کوئی اس جگہ تجھ سے پہلے نہیں پہنچا ذُوالقرنین نے کہا کہ مجھے اس نے اس مقام تک آنے کی قوت دی۔ جس نے تجھ کو اس پہاڑ پر قابض ہونے کی طاقت بخشی ہے جو تمام زمین کو گھیرے ہُوئے ہے فرشتہ نے کہا تو نے سچ کہا۔ اور اگر یہ پہاڑ نہ ہوتا زمین اپنے باشندوں سمیت ہلتی۔ رُوئے زمین پر کوئی پہاڑ اس سے زیادہ بڑا

نہیں ہے اور یہ پہلا پہاڑ ہے جس کو خدا نے رُوئے زمین پر خلق کیا ہے اور اس کی چوٹی آسمان اوّل سے ملی ہوئی ہے اور اس کی جڑ ساتویں زمین میں ہے اور تمام زمین کو مانند حلقہ کے گھیرے ہُوئے ہے اور رُوئے زمین کے تمام شہروں کی جڑ اسی پہاڑ سے تعلق رکھتی ہے جب خدا چاہتا ہے کہ کسی شہر میں زلزلہ آئے۔ میری جانب وحی کرتا ہے میں اس شہر کی جڑ کو حرکت دیتا ہوں جو اس شہر تک پہنچتی ہے اور اس شہر کو اس جڑ کے ذریعہ سے زلزلہ میں لاتا ہوں۔ ذُوالقرنین نے جب چاہا کہ واپس ہوں اس فرشتہ نے کہا کہ مجھے کوئی نصیحت کرو اس نے کہا اپنی روزی کا غم نہ کرو اور آج کے کام کو کل پر نہ اٹھار کھو اور جو چیز تمہاری ضائع ہو جائے اس کے لئے غم نہ کرو رفق و مدارات کے ساتھ عمل کرو اور جبّار ظالم اور صاحب تکبّر نہ بنو۔ پھر وہاں سے واپس ہوئے تو ظلمت میں ان کی نگاہ ایک قصر پر پڑی جس کا طول ایک فرسخ تھا۔ ذُوالقرنین نے اپنے لشکر کو اس قصر کے پاس ٹھہرایا اور خود تن تنہا اس قصر میں داخل ہُوئے اس جگہ ایک لانبا لوہا نظر آیا جس کے دونوں کنارے قصر کے دونوں گوشوں کو چھپائے ہوئے تھے ایک سیاہ پرندہ آسمان و زمین کے درمیان ابابیل کے مانند اس لوہے میں لٹکا ہوا تھا۔ جب اس نے ذُوالقرنین کے پیر کی آواز سُنی کہا کون ہے فرمایا میں ذُوالقرنین ہوں اس پرندے نے کہا کیا وہ زمین جس کو تم اپنے پیچھے چھوڑ آئے ہو بایں وسعت تمہارے لئے کافی نہ تھی کہ میرے قصر کے دروازے تک پہنچے۔ ذُوالقرنین کو اس حال کے مشاہدہ اور اس گفتگو کے سننے سے سخت خوف و خطرہ لاحق ہُوا۔ اس نے کہا ڈرو نہیں اور جو میں پوچھوں اس کا جواب دو۔ ذُوالقرانین نے کہا پُوچھو، دریافت کیا کہ کیا دنیا میں اینٹیں اور کچ بہت ہو گئی ہیں کہا ہاں یہ سُن کر وُہ پرندہ خود بخود کانپا اور اس لوہے کے تہائی حصّے کے برابر بڑا ہو گیا۔ ذُوالقرنین بہت ڈرے، اس نے کہا ڈرو نہیں اور مجھ کو خبر دو کہا پُوچھو اس نے کہا کیا لوگوں میں ساز کی ترقی ہو گئی ہے کہا ہاں، پھر وہ کانپا اور بڑا ہوا یہاں تک کہ اس لوہے کا دو تہائی حصّہ اس سے پُر ہو گیا اور ذُوالقرنین کا خوف زیادہ ہُوا۔ اس نے کہا خوف نہ کرو اور مجھے اطلاع دو۔ کہا دریافت

کرو۔ کہا کیا ناحق گواہی کی عادت لوگوں میں زیادہ ہوگئی ہے ذوالقرنین نے کہاہاں پھر اس کو لرزہ ہُوااور اس قدر بڑاہوا کہ تمام لوہااس سے بھر گیا یہ دیکھ کر ذوالقرنین کے خوف کی انتہانہ رہی اس نے کہا۔ ڈرو نہیں اور مجھے آگاہ کرو کہاپُوچھو۔ اس نے کہا آیا لوگوں نے خدا کی واحدنیت کی گواہی ترک کردی ہے اور لاالہ الااللہ کہنا چھوڑ دیا ہے۔ کہا نہیں، تو یک ثلث وُہ پرندہ گھٹ گیا پھر ذُوالقرنین کو خوف ہُوا۔ اس نے کہاڈرو نہیں اور مجھے بتلاؤ۔ کہاپُوچھو۔ اس نے کہا کیا لوگوں نے نماز ترک کردی ہے، کہا نہیں۔ پھر وُہ یک ثلث کم ہُوا۔ اور کہا اے ذُوالقرنین خوف نہ کرو اور مجھے خبر دو کہادریافت کرو اس نے کہا کیا لوگوں نے غسل جنابت ترک کردیا ہے کہا نہیں۔ یہ سُن کروہ چھوٹا ہوکر اپنی پہلی حالت پر آگیا پھر ذُوالقرنین نے نگاہ کی اور دیکھا کہ قصر کے اوپر جانے کے لئے ایک زینہ ہے اس طائر نے کہا۔ کہ اے ذُوالقرنین اس زینہ سے اوپر جاؤ وُہ نہایت خوفزدہ اس زینہ سے قصر کے اوپر پہنچے وہاں ایک چھت دیکھی جو اس قدر لانبی تھی جہاں تک نگاہ کام کرسکتی ہے ناگاہ اس جگہ ان کی نظر ایک خوش رُو اور نورانی نوجوان پر پڑی جو سفید لباس پہنے ہُوئے تھا وُہ ایک مرد تھا۔ انسان کی شکل کا اور سر آسمان کی جانب بلند کئے ہوئے آسمان کو دیکھ رہا تھا اپنے ہاتھ کو دہن پر رکھے ہُوئے تھا۔ جب ذوالقرنین کے پیر کی آواز سُنی پُوچھا کون ہے کہا میں ذوالقرنین ہوں کہا اے ذُوالقرنین کیا وُہ کشادہ دُنیا جس کو تم چھوڑ کر یہاں آئے ہو تمہارے لئے کافی نہ تھی۔ کہ تم اس جگہ تک پہنچے ذُوالقرنین نے پُوچھا کہ تم کیوں دہن پر ہاتھ رکھے ہو کہا اے ذُوالقرنین میں ہی صُور پھونکوں گا اور قیامت نزدیک ہے انتظار کررہا ہوں کہ خدا حکم دے اور میں صُور پھونکوں پھر ہاتھ بڑھا کر ایک پتھر یا کوئی چیز مثل پتھر کے ذُوالقرنین کی طرف پھینکی اور کہا اے ذُوالقرنین اس کو لے لو جب اس کو بھوک لگے گی تم کو بھی بھوک لگے گی جب یہ سیر ہوگا تم بھی سیر ہوگے بس اب واپس جاؤ۔ ذُوالقرنین نے پتھر کو اٹھالیا۔ اور اپنے اصحاب کی طرف واپس آئے اور جو کچھ مشاہدہ کیا تھا ان لوگوں سے بیان کیا اور پتھر بھی دکھلایا اور کہا کہ اس کے وزن سے

مجھے آگاہ کرو، وُہ لوگ ترازو لائے ایک پلہ میں اس پتھر کو اور اسی کے مثل ایک پتھر دُوسرے پلہ میں رکھ کر اٹھایا وہ پتھر وزنی ہُوا اور اس کا پلہ جھک گیا پھر دوسرا پتھر اضافہ کیا پھر وہی ایک پتھر وزن میں زیادہ رہا یہاں تک کہ ہزار پتھر اس کے برابر ایک پلہ میں اور وہ ایک پتھر ایک پلہ میں رکھا گیا۔ پھر بھی وہی ایک پتھر زیادہ وزنی رہا۔ ان لوگوں نے کہا اے بادشاہ اس پتھر کا معاملہ ہماری سمجھ سے باہر ہے، خضر نے کہا اے بادشاہ آپ اس جماعت سے وہ چیز دریافت کرتے ہیں جس کا علم ان کو نہیں ہے۔ اس پتھر کا علم میرے پاس ہے، ذُوالقرنین نے کہا مجھے آگاہ کرو اور اس کی کیفیت بیان کرو خضرؑ نے ترازو اور پتھر اٹھایا جو ذُوالقرنین لائے تھے اس کو ایک پلہ میں رکھا اور دوسرا پتھر مثل اس کے دوسرے پلہ میں رکھا اور ایک مٹھی خاک لے کر اس پتھر پر ڈال دی جو ذوالقرنین لائے تھے جس سے اس میں وزن کا اور اضافہ ہو گیا اور ترازو اُٹھائی دونوں پلے برابر ہُوئے یہ دیکھ کر سب کو تعجّب ہُوا اور سجدہ میں گر پڑے اور عرض کی اے بادشاہ یہ ایسا امر ہے ہمیں جس کا کوئی علم نہیں اور ہم جانتے ہیں کہ خضر ساحر نہیں ہیں پھر یہ کیا بات ہے کہ ہم نے ہزار پتھر ایک پلہ میں رکھا اور ایک پلہ میں یہ ایک پتھر پھر بھی یہی وزنی ہُوا اور خضرؑ نے ایک مٹھی خاک اس پر اور اضافہ کی اور اسی کے برابر ایک پتھر سے تولا اور برابر ہُوا، ذُوالقرنین نے کہا اے خضر اس پتھر کی حقیقت بیان کرو۔ خضر نے کہا اے بادشاہ خدا کا حکم یقیناً اس کے بندوں میں جاری ہے اور اس کی سلطنت اور بادشاہی بندوں کے لئے قہر کرنے والی ہے۔ اور اس کا حکم حق و باطل کا جُدا کرنے والا ہے اور یقیناً خدا نے آزمائش اور امتحان کیا ہے بعض بندوں کا بعض سے اور عالم کا امتحان عالم سے کیا ہے جاہل کا جاہل سے اور عالم کا جاہل سے اور جاہل کا عالم سے اور یقیناً میرا امتحان آپ کے ذریعہ سے، اور آپ کا امتحان میرے ذریعہ سے لیا ہے۔ ذُوالقرنین نے کہا اے خضر خدا رحمت کرے تم کہتے ہو کہ خدا نے مجھ کو مُبتلا و ممتحن کیا ہے تمہارے ذریعے سے کیونکہ تم کو مجھ سے زیادہ عقلمند بنایا اور میرا زیر دست قرار دیا ہے خدا تم پر رحمت کرے مجھ کو اس پتھر کی

حقیقت سے آگاہ کرو۔ خضر نے کہا اے بادشاہ اس پتھر کو صاحب صور نے تمہارے لئے مثال قرار دی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ فرزندان آدم کی مثال اس پتھر کی سی ہے کہ ہزار پتھر اس کے مقابلہ میں لائے گئے اور پھر بھی ضرورت باقی رہی جب اس پر خاک ڈالی گئی وہ کافی ہو گئی اور وُہ پتھر دُوسرے پتھر کے وزن کے برابر ہو گیا اے بادشاہ آپ کی مثال بھی ایسی ہی ہے۔ حق تعالیٰ نے بادشاہی جو آپ کو عطا کی وہ ظاہر ہے، لیکن آپ اس پر راضی نہ ہُوئے بلکہ وہ خواہش کی کہ ویسی کسی نے خواہش نہیں کی اور اس جگہ داخل ہُوئے جہاں انسانوں اور جنّوں میں سے کوئی داخل نہیں ہُوا تھا انسان کی یہی حالت ہے کہ سیر نہیں ہوتا جب تک قبر میں اس پر خاک نہیں ڈال دی جاتی۔ یہ سُن کر ذُوالقرنین بہت روئے اور کہا اے خضر تم نے سچ کہا یہ مثال میرے ہی واسطے دی گئی ہے اور جب اس سفر سے واپس ہوں گا پھر کسی شہر کا ارادہ نہ کروں گا۔ پھر ظلمات میں داخل ہو کر واپس ہُوئے اثنائے راہ میں گھوڑوں کے سموں کی آواز آئی جیسے دانوں پر چل رہے ہوں لوگوں نے پُوچھا اے بادشاہ یہ کیا ہے کہا اٹھا لو جو شخص اٹھائے گا پشیمان ہو گا اور جو نہ اٹھائے گا وہ بھی پشیمان ہو گا یہ سُن کر بعض لوگوں نے لے لیا بعض نے نہیں لیا جب ظلمات سے باہر آئے دیکھا کہ وہ پتھر زبرجد ہیں۔ لہٰذا جن لوگوں نے لے لیا تھا اس سبب سے پشیمان ہُوئے کہ کیوں نہ زیادہ لیا اور جنہوں نے نہیں لیا تھا وہ اس وجہ سے پشیمان ہُوئے کہ کیوں نہ لیا۔ پھر ذُوالقرنین دومتہ الجندل کی طرف واپس ہُوئے ان کی منزل اسی جگہ تھی اور وُہ وہیں مقیم رہے یہاں تک کہ رحمت الٰہی سے واصل ہُوئے، راوی کہتا ہے کہ امیر المومنینؑ فرماتے تھے کہ خدا رحمت کرے میرے بھائی ذُوالقرنین پر کہ انہوں نے اس راہ میں غلطی نہیں کی جو اختیار کی جس میں انہوں نے طلب کیا اگر جانے کے وقت زبرجد کی وادی میں پہنچتے جو کچھ وہاں تھا لوگوں کے لئے سب نکال لاتے کیونکہ جاتے وقت دُنیا کی جانب راغب تھے اور چونکہ واپسی میں دُنیا کی رغبت برطرف ہو گئی تھی لہٰذا اس کی طرف متوجہ نہ ہُوئے۔

ذُوالقرنین اپنے اصحاب کی طرف واپس ہُوئے اور عنان عزیمت مشرق کی جانب پھیری اور جو گروہ ان کے اور مشرق کی جانب آباد تھا اس کی تلاش کرتے تھے اور پھر ہدایت کرتے تھے اسی طریقہ سے جس طرح جانب مغرب کی اُمّتوں کی ہدایت کی تھی اور ان جماعتوں سے قبل ان کو مطیع کیا تھا۔ خدا نے فرمایا کہ ذوالقرنین کا معاملہ ایسا ہی تھا اور یقیناً ہمارا علم احاطہ کئے ہوئے تھا۔ پھر اس نے ایک دُوسرے سبب کی پیروی کی تو آفتاب طلوع ہونے کی جگہ پہنچا۔ جو کچھ ذوالقرنین کے پاس سامان و اسباب و لشکر وغیرہ تھا اس سبب کی پیروی کی اور جب مشرق و مغرب سے فارغ ہُوئے اس سد کی جانب متوجہ ہُوئے تو ایک راستہ اختیار کیا اور پھر اس جگہ سے تاریکی اور ظلمت میں گئے یہاں تک کہ دو سد کے درمیان میں پہنچے۔ جس کے متعلق لوگ کہتے ہیں کہ وہ سد آرمینہ اور آذر بائیجان کے پہاڑ تھے یا وہ پہاڑ ہے جو شمال کے آخر میں ترکستان کا آخری حصّہ ہے۔ جس کا تذکرہ خدا نے قرآن میں کیا ہے اور اس جگہ ایسے لوگوں سے ملاقات کی جو کوئی زبان نہیں سمجھتے تھے اور ان کے سر پر آفتاب کو طلوع ہوتے ہُوئے دیکھا جن کے لئے ہم نے آفتاب سے بچنے کے لئے کوئی آڑ نہیں بنایا تھا کہ اس میں وُہ پوشیدہ ہوتے اور آفتاب نے جن کو جلا دیا تھا اور ان کے جسموں اور رنگوں کو تبدیل کر دیا تھا اور وہ لوگ عقلمند نہ تھے۔ وہ لوگ مکان بنانا نہیں جانتے تھے اور بعض نے کہا ہے کہ برہنہ تھے اور لباس نہیں پہنتے تھے اور اُن لوگوں کے درمیان ایک قوم آباد تھی جس کو یاجُوج ماجُوج کہتے تھے، جو چوپایوں سے مشابہ تھے کھاتے پیتے تھے ان کے بچے بھی ہوتے تھے ان میں نر و مادہ تھے ان کا چہرہ، جسم اور خلقت انسان سے مشابہ تھی لیکن انسان سے بہت چھوٹے ہوتے تھے بلکہ اطفال کے برابر تھے اور پانچ بالشت سے زیادہ بڑے نہیں ہوتے تھے اور خلقت و صورت میں سب کے سب مساوی ہوتے سب عریاں جسم اور برہنہ پا رہتے اور نہ وہ کپڑے پہنتے اور نہ ہی پیروں میں جوتے رکھتے، اُونٹ کے مانند ان کے

ترجمہ، یہاں تک کہ سورج کے طلوع ہونے کے مقام پر پہنچا تو دیکھا کہ وہ ایسے لوگوں پر طلوع کرتا ہے جن کے لئے ہم نے سورج کے اس طرف کوئی اوٹ نہیں بنائی تھی ﴿۹۰﴾ سورۃ الکھف

بھی کوہان ہوتے جس سے ان کی سردی و گرمی میں حفاظت ہوتی ان کے دو کان ہوتے ایک میں
اندر و باہر بال ہوتے اور دُوسرے میں اندر و باہر کوہان رہتے تھے۔ ان کے ناخن کے بجائے چنگل
ہوتے تھے درندوں کی طرح ان کے دانت اور کانٹے ہوتے تھے۔ جب وُہ سوتے تو اپنے ایک کان
کو بچھا لیتے اور دُوسرے کو اوڑھتے تھے جو ان کے جسم کو سر سے پیر تک چُھپا لیتا تھا۔ ان کی روزی
دریا کی مچھلیاں تھیں ہر سال ان پر ابر سے مچھلیوں کی بارش ہوتی تھی جس سے ان کی زندگی آسانی
اور فارغ البال سے بسر ہوتی جب وُہ وقت آتا تھا مچھلیوں کے برسنے کے منتظر ہوتے تھے جس
طرح انسان بارش آب کا انتظار کرتے ہیں۔ اگر مچھلیوں کی بارش ہو جاتی تھی تو ان میں فراوانی
ہوتی اور وُہ فربہ ہوتے ان کی اولادیں پیدا ہوتیں اور وہ زیادہ ہو جاتے اور ایک سال تک وہ
مچھلیاں ان کا ذریعہ معاش ہوتیں پھر وُہ کوئی چیز اس کے علاوہ نہیں کھاتے تھے اور اس قدر زیادہ
ہو جاتے کہ ان کی تعداد سوائے خدا کے کوئی احصانہ کر سکتا تھا اور اگر کسی سال مچھلیوں کی بارش نہ
ہوتی تو وہ سب قحط میں گرفتار ہوتے، بھوک سے پریشان ہوتے ان کی نسل اور اولادیں منقطع
ہو جاتیں ان کی عادت تھی کہ وُہ چوپایوں کی طرح راستہ چلتے اور جہاں چاہتے جماع کرتے۔ جس
سال ان پر مچھلیاں نہیں برستی تھیں بھوکے ہوتے تھے اور شہروں کی جانب رُخ کرتے تھے جس
جگہ پہنچ جاتے تھے فساد کرتے تھے کسی چیز کو نہیں چھوڑتے تھے ان کا فساد ٹڈیوں اور اُولوں اور
تمام آفتوں سے بہت زیادہ تھا اور وُہ سب جس زمین کی طرف رُخ کرتے وہاں کے باشندے اپنے
مکانوں کو چھوڑ کر باہر بھاگ جاتے اور اس زمین کو خالی کر دیتے تھے کیونکہ کوئی ان سے مقابلہ
نہیں کر سکتا تھا وہ جس مقام پر وارد ہوتے تھے اس پر اس طرح چھا جاتے تھے کہ کسی کو وہاں پیر
رکھنے اور بیٹھنے کی جگہ نہیں رہتی تھی۔ خدا کی مخلوق میں کوئی ان کی تعداد نہیں جانتا تھا اور ممکن نہ
تھا اور نہ کوئی ان کی طرف نظر کر سکتا یا ان کے پاس جا سکتا کیونکہ وہ نہایت کریہہ منظر اور نجاست

ترجمہ۔ (حقیقت حال) یوں (تھی) اور جو کچھ اس کے پاس تھا ہم کو سب کی خبر تھی ﴿۹۱﴾

و کثافت وغیرہ سے آلودہ ہوتے تھے اور اس ہی سبب سے لوگوں پر غالب ہوتے تھے۔اور جب وہ کسی طرف کارُخ کرتے تھے ان کی آواز سو فرسخ کی مسافت سے مثل آندھی اور سخت بارش کی آواز کے ان کی تعداد کی زیادتی کے سبب سے سنائی دیتی تھی اور جس شہر میں وارد ہوتے تھے ان کی آواز مثل شہد کی مّکھیوں کی آواز کے ، بلکہ اس سے زیادہ شدید اور سخت ہوتا تھا کہ ان کی آواز کے مقابلہ میں کوئی آواز نہیں سُنائی دے سکتی تھی جب وُہ کسی زمین کارُخ کرتے تھے تو تمام جانور اور درندے اس زمین سے بھاگ جاتے تھے کیونکہ اس ساری زمین پر وُہ بھر جاتے تھے کہ کسی دُوسرے حیوان کے لئے جگہ نہ رہتی تھی۔ایک امر اُن میں سب سے زیادہ عجیب یہ تھا کہ ان میں سے ہر ایک اپنے مرنے کا وقت جانتا تھا کیونکہ ان کے نرومادہ میں سے کوئی اس وقت تک نہ مرتا جب تک کہ اس کے ہزار فرزند نہ ہوجاتے جب ہزار فرزند ہوجاتے تو وہ سمجھ لیتا کہ اب مرنا چاہیئے پھر وُہ ان کے درمیان سے نکل جاتا اور مرنے کے لئے ہاتھ پیر پھیلا دیتا تھا۔ وُہ سب ذُوالقرنین کے زمانہ میں شہروں میں وارد ہوئے تھے اور ایک مقام سے دُوسرے مقام پر جاتے تھے اور شہروں کو خراب کرتے پھرتے تھے۔ایک قوم کے پاس سے دُوسری قوم کی طرف رُخ کرتے اور باشندوں کو ان کے شہروں سے نکالتے رہتے تھے اور جس طرف متوجہ ہوتے تھے رُخ نہیں پھیرتے تھے اور نہ ہی داہنی اور بائیں جانب متوجہ نہیں ہوتے تھے۔

جب اس قوم نے جس کے پاس ذُوالقرنین پہنچے تھے ان کی آواز سُنی سب کے سب نے ذُوالقرنین کے پاس جمع ہوکر فریاد کی کہ ہم نے سُنا ہے جو کچھ خدا نے آپ کو عطا فرمایا ہے مثل بادشاہی اور ملک وسلطنت کے وار جو دبدبہ وہیبت اس نے آپ کو بخشی ہے اور نور و ظلمت اور اہل زمین کے لشکروں سے جس طرح آپ کی مدّد کی ہے۔ ہم یاجُوج اور ماجُوج کے ہمسایہ واقع ہُوئے ہیں اور ان کے اور ہمارے درمیان اس پہاڑ کے سوا کوئی آڑ اور روک نہیں ہے ہمارے اور ان کے درمیان ان دونوں پہاڑ کے درمیان سے راہ ہے اگر وہ ہماری طرف رُخ کریں گے ہم کو ہمارے

مکانوں سے نکال دیں گے۔ ہم ان کے سامنے ٹھہرنے کی تاب نہیں رکھتے۔ وہ بے انتہا مخلوق ہیں
انسانوں کی سی صورت رکھتے ہیں لیکن مثل چوپایوں کے اور درندوں کے گھاس کھاتے ہیں۔ اور
حیوانوں اور جانوروں کو درندوں کی طرح پھاڑ ڈالتے ہیں سانپ اور بچھّو اور تمام حشرات الارض
بلکہ ہر ذی رُوح کو کھا جاتے ہیں اور مخلوقات خدا میں سے کوئی مخلوق ان سے زیادہ نہیں ہوتی۔ ہم
جانتے ہیں کہ زمین ان سے بھر جائے گی اور وہ اس پر بسنے والوں کو نکال دیں گے اور زمین میں
فساد کریں گے۔ وُہ ہمارے شہروں میں قتل وغارت کرتے اور زراعتوں کو خراب کرتے ہیں اور
فساد پھیلاتے ہیں بعضوں نے کہا ہے آدمیوں کو کھا جاتے تھے۔ ان دونوں دیواروں سے باہر
آجاتے ہیں اور غلے اور میوے کچھ نہیں چھوڑتے سب کھا جاتے ہیں۔ ہم ہر وقت خائف ہیں کہ
ان دونوں پہاڑوں کے درمیان سے ہماری طرف ظاہر ہوں گے۔ خدا نے آپ کو تدبیر و قوت عطا
کی ہے کہ اس کے مثل تمام عالم میں کسی کو نہیں عطا کی۔ کیا ہم آپ کے لئے کچھ چندہ جمع کر دیں
اور کچھ خراج مقرر کر دیں جسے ہر سال دیتے رہیں گے ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنا
دو، انہوں نے کہا مجھ کو تمہارے خراج کی حاجت نہیں ہے۔ ذُوالقرنین نے کہا خدا نے جو کچھ مجھے
عطا کیا ہے اس چندہ سے بہتر ہے جو تم لوگ مجھے دو گے، لیکن اپنی قوت سے میری اعانت کرو
اور اپنے ہاتھ پیروں سے میری مدّد کرو تاکہ تمہارے اور ان کے درمیان میں ایک سد تیار
کر دوں۔ پھر کہا کہ لوہے کی سلیں لاؤ۔ ان لوگوں نے کہا کہاں سے لائیں اتنے لوہے اور تانبے کہ
اس سد کے لئے کافی ہو۔ ذوالقرنین نے فرمایا کہ تم کو لوہے اور تابنے کی کانیں بتلاتا ہوں کہا کس
طرح ان میں سے لوہے اور تانبے کو کاٹیں گے پس ان کے لئے دُوسرے معدن کو زمین کے نیچے

ترجمہ، یہاں تک کہ دو دیواروں کے درمیان پہنچا تو دیکھا کہ ان کے اس طرف کچھ لوگ ہیں کہ بات
کو سمجھ نہیں سکتے ﴿۹۳﴾ ان لوگوں نے کہا ذوالقرنین! یاجوج اور ماجوج زمین میں فساد کرتے رہتے
ہیں بھلا ہم آپ کے لئے خرچ (کا انتظام) کر دیں کہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار کھینچ
دیں ﴿۹۴﴾

سے باہر نکالا جس کو سامور کہتے تھے وہ تمام چیزوں سے زیادہ سفید تھا۔ سامور کو جس قدر بھی کسی چیز پر ڈال دیتے تھے اس کو وہ پگھلا دیتا تھا اور اسی سے چند آلات تیار کیئے۔ جس سے وہ لوگ معدنوں میں کام کرتے تھے اور اسی آلہ سے حضرت سیلمانؑ بیت المقدس کے لئے ستون اور ان پتھروں کو کاٹتے تھے جو شیاطین ان کے لئے لائے تھے ۔ غرض کہ ان لوگوں نے تانبا اور لوہا ذُوالقرنین کے پاس اس قدر جمع کیا جو سد کیلیئے کافی تھا۔ پھر لوہے کو پگھلایا اور اس کے ٹکڑے پتھر کی سلوں کی طرح بنائے اور دیوار میں پتھر کے بجائے ان ہی ٹکڑوں کو چُنا اور تانبے کو پگھلا کر مٹی کے بجائے ان آہنی ٹکڑوں کے درمیان میں رکھا۔ دونوں پہاڑوں کے درمیان ایک فرسخ کا فاصلہ تھا ذُوالقرنین نے فرمایا تو اس دیوار کے لئے بنیاد کھودی یہاں تک کہ زمین کے نیچے پانی تک پہنچایا اور سد کی چوڑائی ایک میل تک قائم کی اور آہنی ٹکڑوں کو ایک دُوسرے پر چُن کر تانبے کو پانی کی طرح پگھلا کر اس میں ڈالا گویا کہ ایک طبقہ مس کا تھا اور ایک آہن کا، یہاں تک کہ وہ دیواران دونوں پہاڑوں کے برابر ہوگئی اور وہ چمکدار کپڑے کی طرح تانبے کی سرخی اور لوہے کی سیاہی کے سبب سے سُرخ وسیاہ معلوم ہوتی تھی۔ ذُوالقرنین پہلے شخص تھے جنھوں نے زمین پر دیوار تعمیر کی۔ غرضکہ دیوار تیار ہوئی اور پھر یاجُوج وماجُوج نہ اس دیوار کو پھاند سکے اور نہ دیوار میں سُوراخ کر سکے۔ ذُوالقرنین نے کہا یہ خدا کی رحمت ہے اور جب میرے پروردگار کا وعدہ پورا ہوگا کہ قیامت کے قریب وہ باہر آئیں گے تو وہ اس دیوار کو زمین کے برابر کردے گا اور میرے پروردگار کا وعدہ حق ہے۔ یاجُوج ماجُوج ہر سال اس سد کے قریب آتے ہیں کیونکہ وُہ شہروں میں

ترجمہ، ذوالقرنین نے کہا کہ خرچ کا جو مقدور خدا نے مجھے بخشا ہے وہ بہت اچھا ہے۔ تم مجھے قوت (بازو) سے مدد دو۔ میں تمہارے اور ان کے درمیان ایک مضبوط اوٹ بنا دوں گا ﴿۹۵﴾ تو تم لوہے کے (بڑے بڑے) تختے لاؤ (چنانچہ کام جاری کر دیا گیا) یہاں تک کہ جب اس نے دونوں پہاڑوں کے درمیان (کا حصہ) برابر کر دیا۔ اور کہا کہ (اب اسے) دھونکو۔ یہاں تک کہ جب اس کو (دھونک دھونک) کر آگ کر دیا تو کہا کہ (اب) میرے پاس تانبہ لاؤ اس پر پگھلا کر ڈال دوں ﴿۹٦﴾

سورۃ الکھف

گشت کرتے رہتے ہیں۔ جب سد کے نزدیک پہنچتے ہیں تو وہ مانع ہوتی ہے پھر واپس چلے جاتے ہیں اور ہمیشہ اسی حال پر قیامت کے قریب تک رہیں گے یہاں تک کہ آثار قیامت ظاہر ہوں اور قیامت کی علامتوں میں سے ایک قائم آل محمدؐ صلوات اللہ علیہ کا ظہور ہے اس وقت حق تعالیٰ سد کو ان کے لئے کھول دے گا۔ جیسا کہ فرمایا ہے کہ جس وقت یاجُوج وماجُوج رہا کئے جائیں گے اور وہ ہر بلندی سے تیزی کے ساتھ روانہ ہوں گے۔

روایت ہے کہ خدا کی بعض کتابوں میں موجود ہے کہ جب ذُوالقرنین سد کی تعمیر سے فارغ ہُوئے تو اپنے لشکر کے ساتھ شہروں میں گھومتے تھے یہاں تک کہ ایک پیر مرد کے پاس پہنچے جو نماز پڑھ رہا تھا۔ ذُوالقرنین اس کے پاس مع اپنے لشکر کے ٹھہر گئے۔ یہاں تک کہ وُہ نماز سے فارغ ہُوا ذُوالقرنین نے اس سے کہا کہ کیونکر تم کو میرے لشکر کے آدمیوں سے خوف نہ ہُوا۔ جو تمہارے پاس آئے اس نے کہا کہ میں اس سے مناجات کر رہا تھا جس کا لشکر تجھ سے بہت زیادہ ہے اور جس کی بادشاہی تجھ سے زیادہ غالب ہے اور جس کی قوّت تجھ سے زیادہ شدید ہے۔ اگر تیری طرف اپنا رُخ کرتا اپنی حاجت اس سے نہ حاصل کر سکتا ذُوالقرنین نے کہا کیا تم راضی ہو کہ میرے ساتھ چلو تاکہ میں تم کو اپنے ملک میں مساوی اور شریک کروں اور تم سے اپنے بعض امور میں مدد حاصل کروں۔ اس نے کہا ہاں راضی ہُوں۔ اگر تم میرے لئے چار خصلتوں کے ضامن ہو جاؤ، اوّل ایسی نعمت کہ جو کبھی زائل نہ ہو دُوسرے ایسی صحت کہ جس میں بیماری نہ ہو۔ تیسرے ایسی جوانی کہ جس میں پیری نہ ہو۔ چوتھے ایسی زندگی کہ جس میں موت نہ ہو۔ ذُوالقرنین نے کہا کہ کون مخلوق ان پر قادر ہے۔ اس نے کہا کہ میں اس کے ساتھ ہوں جوان

ترجمہ، پھر ان میں یہ قدرت نہ رہی کہ اس پر چڑھ سکیں اور نہ یہ طاقت رہی کہ اس میں نقب لگا سکیں ﴿۹۷﴾ بولا کہ یہ میرے پروردگار کی مہربانی ہے۔ جب میرے پروردگار کا وعدہ آپہنچے گا تو اس کو (ڈھا کر) ہموار کردے گا اور میرے پروردگار کا وعدہ سچا ہے ﴿۹۸﴾
سورۃ الکھف

سب پر قادر ہُو اور یہ تمام اُمور اس کے قبضہ میں ہیں اور تم بھی اسی کے اختیار میں ہو۔ پھر ذُوالقرنین کا گذر ایک عالم کے پاس ہوا اس نے ذُوالقرنین سے کہا مجھے آگاہ کرو ان دو چیزوں سے جو رواں ہیں اور ان دو چیزوں سے جو ہمیشہ ایک دُوسرے کے بعد آتی ہیں اور ان دو چیزوں سے جو باہم ایک دُوسرے کی دشمن ہیں۔ ذُوالقرنین نے کہا کہ وہ دو چیزیں جو قائم ہیں آسمان و زمین ہیں اور وُہ دو چیزیں جو رواں ہیں آفتاب و ماہتاب ہیں اور وہ دو چیزیں جو ایک دُوسرے کے بعد آتی ہیں۔ رات و دن ہیں اور جو دو چیزیں کہ باہم ایک دُوسرے کی دشمن ہیں وُہ موت اور زندگی ہیں۔ اس نے کہا جاؤ کہ تم دانشمند ہو۔ ایسی ایک اور روایت کے مطابق ذُوالقرنین کی ایک پیر مرد پر نظر پڑی جو مردوں کی کھوپڑیاں جمع کئے ہُوئے تھا اور اس کو گھماتا اور دیکھتا تھا۔ ذُوالقرنین اپنے لشکر کے ساتھ اس کے پاس ٹھہر گئے اور کہا اے شیخ بیان کر کہ کس لئے ان سروں کو حرکت دیتا ہے اس نے کہا اس واسطے کہ میں جانوں کہ کون شریف رہا ہے اور کون وضع دار کون مالدار تھا اور کون پریشان حال۔ بیس سال سے ان کو گردش دیتا ہوں اور ہر چند دیکھتا ہوں مگر شناخت نہیں ہو سکتی اور میں تمیز نہیں کر سکتا ذُوالقرنین اس کو چھوڑ کر آگے بڑھے اور کہا میری تبنیہہ سے اس کی غرض تھی اور کچھ نہیں۔ پھر شہروں کی سیر کرتے ہُوئے موسٰیؑ کی دانشمند قوم کے پاس پہنچے جو حق کی ہدایت اور حق کے ساتھ انصاف کرتی تھی۔ ان سے کہا کہ اپنے حالات مجھ سے بیان کرو کیونکہ میں تمام زمین کی مشرق سے مغرب تک دریا اور صحرا اور پہاڑ اور میدانوں اور روشنی اور تاریکی میں سیر کر چکا ہوں۔ لیکن تمہارے مانند کسی کو نہیں دیکھا۔ بتاؤ کہ تمہارے مرِدوں کی قبریں تمہارے مکانوں کے دروازوں پہ کیوں ہیں۔ ان لوگوں نے کہا اس لئے کہ موت کو ہم فراموش نہ کریں اور اس کی یاد ہمارے دلوں سے نہ نکلے پُوچھا کس لئے تمہارے مکانوں میں دروازے (کواڑ) نہیں ہیں۔ کہا اس لئے کہ ہم میں چور اور خیانت کرنے والے نہیں ہوتے جو شخص ہم میں ہے امین ہے۔ پُوچھا تم میں اُمر کیوں نہیں ہوتے کہا اس لئے کہ ہم آپس میں ایک

دُوسرے پر ظلم نہیں کرتے۔ پُوچھا تمہارے درمیان حکام کیوں نہیں ہوتے جواب دیا کہ ہم آپس میں دشمنی اور لڑائی نہیں کرتے پُوچھا کیوں تم میں بادشاہ نہیں ہوتے کہا ہم زیادتی کے طالب نہیں۔ پُوچھا کیوں تمہارے حالات اور اموال میں ایک دُوسرے سے فرق نہیں ہے کہا اس لئے کہ ہم آپس میں ایک دوسرے سے مساوات رکھتے ہیں اور اپنے مال کی زیادتی کو ایک دُوسرے پر تقسیم کردیتے ہیں اور آپس میں رحم کرتے ہیں۔ پُوچھا تمہارے درمیان نزاع اور اختلاف کیوں نہیں ہے کہا اس لئے کہ ہمارے قلوب میں ایک دوسرے کی الفت ہے اور ہم میں فساد نہیں ہے کہا کیوں ایک دُوسرے کو اسیر و قتل نہیں کرتے کہا صحیح ارادہ کے ساتھ ہم اپنی طبیعتوں پر غالب ہوگئے اور اپنے نفسوں کی اصلاح حلم و بُردباری کے ساتھ کی ہے۔ پُوچھا کس سبب سے تمہاری باتیں ایک ہیں اور تمہارا طریقہ صحیح اور دُرست ہے کہا اس سبب سے کہ ہم جھوٹ نہیں بولتے اور آپس میں ایک دُوسرے کی بُرائی نہیں کرتے اور غیبت نہیں کرتے پُوچھا کس لئے تمہارے درمیان پریشان اور فقیر کوئی نہیں ہے۔ کہا اس لئے کہ اپنے مال کو ہم آپس میں برابر تقسیم کرلیتے ہیں پُوچھا کس لئے تم میں سخت مزاج اور تند خو نہیں ہوتے کہا اس لئے کہ عاجزی اور فردتنی کو ہم نے اپنا شعار بنا رکھا ہے پُوچھا کیوں تمہاری عمریں تمام لوگوں سے زیادہ ہوتی ہیں کہا اس لئے کہ ہم لوگ حقوق عباد ادا کرتے ہیں اور انصاف کے ساتھ حکم کرتے ہیں اور ظلم نہیں کرتے پُوچھا تم لوگوں میں قحط کیوں نہیں آتا کہا اس لئے کہ ہم استغفار سے غافل نہیں ہوتے۔ کہا کیوں تم لوگ محزون و غمگیں نہیں ہوتے جواب دیا کہ ہم لوگ اپنے نفس کو بلاؤں پر راضی رکھتے ہیں اور اپنی ذات کو بلاؤ مصیبت پر تسلّی دے چکے ہیں۔ پُوچھا کیوں تم پر اور تمہارے اموال پر آفتیں نہیں آتیں کہا اس لئے کہ ہم لوگ خدا کے سوا کسی پر بھروسہ نہیں کرتے اور ستاروں کو بلاؤں کا سبب نہیں سمجھتے بلکہ تمام امور کو اپنے پروردگار کی طرف سے جانتے ہیں۔ کہا اچھا بتاؤ کہ تم نے اپنے آباؤ اجداد کو بھی اسی طریقہ پر پایا ہے کہا ہاں، ہمارے بزرگ بھی اپنے مسکینوں پر رحم کرتے تھے

فقیروں کے ساتھ مساوات اور برابری رکھتے تھے اگر کوئی ان پر ظلم کرتا تو معاف کر دیتے تھے۔ اگر کوئی ان کے ساتھ بدی کرتا تو وُہ اس سے نیکی کرتے تھے، اور امانت میں خیانت نہیں کرتے تھے۔ سچ بولتے تھے اور جھوٹ نہیں بولتے تھے۔ اس سبب سے خدا نے ان کے کاموں کی اصلاح کی یہ سب معلوم کرنے کے بعد ذُوالقرنین نے ان کے پاس بود و باش اختیار کی یہاں تک کہ رحمت الٰہی سے واصل ہوئے۔ انکی عمر پانچ سو سال ہُوئی۔

(نوٹ: بقیہ انبیاء کے حالات زندگی اگلی جلدوں میں ملاحظ فرمائیں۔)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر ابو جعفر ولد علی محمد، کنیز سیدہ بنت علی سجاد، حسن جعفر ولد ابو جعفر اور تمام مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہداء ملت، لاوارث مرحومین خصوصاً میرے اباؤ واجداد کی روح کو بخش دیں۔ شکریہ

page is left blank intentionally